بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (قرآن مجید)

زیارت فیض بشارت

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

از

طلب گارِ دیدارِ پُر انوار

عبدہٗ محمد ہاشم مجددی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضورِ اکرم نورِ مجسم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ ۔ متفق علیہ

"مفہوم" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بتحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا ہے۔ اس لئے کہ شیطان کو یہ قدرت نہیں کہ وہ میری صورت بنا سکے اور کسی کو نظر آجائے۔ (بخاری و مسلم)

"تشریح" قرآن مجید میں اللہ سبحانہٗ کا ارشاد ہے کہ "میرے خاص بندوں پر شیطان غالب نہیں آسکتا" اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا ہے اور جس راستہ سے عمرؓ جا رہے ہوں شیطان وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت شیطان بنالے یا اس صورتِ انور سے متمثل ہو جائے۔ یہ ممکن نہیں۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ۔ متفق علیہ

"مفہوم" حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا ہے تو اس نے بتحقیق حق دیکھا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

"تشریح" حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے بھی خواب میں دیکھا ہے وہ برحق آپ ہی کو دیکھا ہے۔ اس لئے کہ شیطان خواب یا بیداری میں اگرچہ مختلف صورتوں سے متمثل ہو سکتا ہے لیکن وہ حضورِ اقدس کی صورت نہیں بنا سکتا۔ اور یہ حضورؐ کے خصائص میں سے ہے کہ جس میں آپکے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں۔

جاننا چاہیئے کہ اس سعادتِ عظمےٰ سے مشرف ہونے والے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مختلف اشکال اور صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ تو یہ انکی اپنی استعداد و صلاحیت کی وجہ سے ہے۔ قلب کی جلا اور نورانیت جس قدر زیادہ ہو گی اُسی قدر حضورِ انور کو اپنی اصلی صورت اور بے مثال خداداد حسن و جمال کے ساتھ دیکھا جائے گا۔ آئینہ میں بعض اوقات رنگ زرد نظر آتا ہے اور بعض اوقات سیاہی مائل، تو یہ آئینے کے زنگار کا قصور ہے۔ اصل ذات وہی ہے۔ صفات کے بدلنے سے ذات نہیں بدلتی حضورؐ کو کسی بھی صورت میں دیکھا جائے تو ذاتِ مقدسہ وہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔" اور اس نے برحق حضورؐ ہی کو دیکھا ہے۔ اس نکتہ کے سمجھنے کے بعد بہت سے اشکالات حل ہو جاتے ہیں۔

حضورِ اکرم مظہرِ اتم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ مَنْ رَاٰنِیْ

فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ ۔ جس نے مجھے دیکھا اُسنے حق دیکھا، ایسا سِرّ لطیف ہے
کہ الفاظ اسکے بیان کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ؎

اے رُوئے تو آئینۂ سِرّ وجود ؎ روشن ز رخت پر تو انوار شہود
مجموعۂ ہر دو کونی و کس ہیچو تو نیست در مملکت صورت و معنی موجود

ایک جنون آشنا نے پردۂ محمل ذرا اور اُوپر اُٹھا دیا ہے۔

حق را بچشم اگرچہ ندیدند لیکنش از دیدن جمال محمدؐ شناختند
او را بچشم دیدہ و نشناختند از آنکہ کز صورتش غش وہ معنائش ساختند

اور ہم مہر بلب اتنا کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ کہ ؎

کس ز سِرّ عبدہٗ آگاہ نیست عبدہٗ جز سِرّ اِلَّا اللہ نیست

اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو اپنی ذات و صفات میں یکتا و یگانہ ہے اور
ذات و صفات میں کوئی اُس کا سہیم و شریک نہیں۔ ساری مخلوقات
اور کائنات میں اسکے جمال بے مثال کا پرتو اور اس کے کمال لازوال
کی تجلی اگر کسی مخلوق پر سب سے زیادہ پڑی ہے۔ تو وہ حضور
پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات ہے لیکن اس
کبریائی و عظمت کے قربان جائیں کہ پھر بھی ؎

بزرگی خدائے پاک بنگر محمدؐ عبدہٗ اللہ اکبر

اور حضورؐ کے حوصلے اور پاس ادب کی داد دیجئے کہ ؎

چہ عظمت دادہٗ یارب بشان آن عظیم الشان
کہ اِنِّیْ عَبْدُہٗ گوید بجائے قول سُبحانی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ (متفق علیہ)

"مفہوم" حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ (نہ خواب میں اور نہ بیداری میں)

"تشریح" محدثین نے اس حدیث شریف کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ بیداری میں دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا اور بعض کہتے ہیں کہ بیداری میں دیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آخرت میں مجھے دیکھے گا۔ اگرچہ آخرت میں سب اُمتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہان آراء سے متمتع ہونگے لیکن جس شخص نے اس عالم میں حضورؐ کو خواب میں دیکھ لیا ہے۔ وہ مزید خصوصیت سے حضورؐ کو دیکھے گا۔ کہ اس کو قرب زیادہ حاصل ہوگا۔ اور شفاعت خاص سے سرفراز ہو کر رفع درجات میں دوسروں سے ممتاز ہوگا۔

یہ توجیہات بھی صحیح ہیں اس لئے کہ خواب میں جب آپکا دیکھنا حقیقتاً اور برحق آپ کا دیکھنا ہے تو گویا اس شخص نے آپ کو بیداری میں دیکھا ہے۔ اور جس نے آپ کی زیارت فیض بشارت خواب میں

کرلی ہے تو یقیناً وہ اس امید میں زیادہ حق بجانب ہے کہ اگر اس کا
خاتمہ ایمان پر ہو جاتا ہے اور امید ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پہ ہوگا۔
کہ وہ آخرت میں قربِ خصوصی اور شفاعتِ خاصہ سے مشرف
و مستفیض ہو۔ لیکن بعض اہلِ تحقیق محدثین کہتے ہیں کہ بیداری میں دیکھنے
سے مراد اسی عالمِ آب وگِل میں آپؐ کا دیکھنا ہے۔ اس حدیث شریف
سے اِس کا ثبوت ملتا ہے کہ اسی دُنیا جہان میں بیداری و ہوشیاری کے عالم
میں کشفاً یا عیاناً آپؐ کو دیکھا جا سکتا ہے۔

"حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعتہ اللمعات میں لکھتے ہیں
کہ اولیاء اللہ تعالیٰ کے حالات میں لیسے واقعات یعنی بیداری میں دیکھنے
کے واقعات بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو صحت میں حدِ تواتر کو پہنچ جاتے
ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المنقذ من الضلال میں لکھتے ہیں۔
کہ اہلِ دل حضرات بیداری میں ملائکہ اور ارواح انبیاءؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام
کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ انکی باتیں سُنتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔
مواہبِ لدنیہ میں ہے کہ شیخ ابوالعباس کو شرفِ زیارت بیداری
میں حاصل ہوا تو حضورؐ نے انکے لئے دُعا فرمائی اور فرمایا۔ اَخَذَ اللّٰہُ
بِیَدِکَ یَا اَحْمَدُ (اے احمد اللہ تعالیٰ تمہاری دستگیری فرمائے)
اور شیخ ابوسعید کہتے ہیں کہ ہر نماز کے بعد میں حضورؐ سے مصافحہ کرتا ہوں۔
اور قطبِ زماں شیخ ابوالحسن شاذولی (صاحبِ وظیفہ حزب البحر)
کہتے ہیں کہ مجھے دیدارِ پُرانوار کے شرف سے جب نوازا گیا۔ تو حضورؐ

نے مجھے فرمایا۔ "یا علیؑ طَہِّر ثِیَابَکَ مِنَ الدَّنَسِ (اے علی اپنے کپڑے میل سے صاف ستھرے کرلو) سید لوزالمبین نے جب قبرِ انور پر سلام عرض کیا تو قبرِ انور سے آواز آئی کہ (عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ) اے میرے بیٹے تجھ پر سلام ہو۔

شیخ ابوالعباس مرسی کہتے ہیں کہ آنکھ جھپکنے کے قدر بھی اگر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال میری نظر سے حجاب میں آجاتا ہے تو اس لمحہ میں میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ بہجۃ الاسرار میں ہے۔ کہ ایک دن محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کرسی پر بیٹھ کر وعظ فرما رہے تھے۔ اس روز مجلسِ وعظ میں تقریباً دس ہزار آدمی موجود تھے۔ حضرت شیخ علی بن ہیتی کرسی کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ ایسی کیفیت ان پر طاری ہوئی کہ جس کے بعد وہ سو گئے۔ حضرت جیلانی نے سب لوگوں سے فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ۔ سب خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کے سانس کی آمد و شد کے بغیر کوئی آواز سننے میں نہیں آتی تھی۔ حضرت جیلانی کرسی سے نیچے اتر کر بڑے ادب کیساتھ شیخ علی بن ہیتی کے سامنے کھڑے ہو کر انکو دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ بیدار ہوئے۔ اس وقت حضرت جیلانی نے ان سے کہا کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرلی۔ شیخ علی نے کہا کہ جی ہاں! حضرت جیلانی نے کہا کہ یہی وجہ ہے تمہارے سامنے اتنا میں نے ادب کیا ہے اور دست بستہ کھڑا رہا ہوں۔

پھر حضرت جیلانی نے کہا کہ حضورؐ نے نہیں کہا وصیت فرمائی ہے۔ شیخ علی نے کہا کہ آپکی خدمت میں حاضر رہنے کی۔ اس کے بعد شیخ علی نے کہا کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر نے اس کو بیداری میں دیکھ لیا۔ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا واقعہ بھی بڑا حیرت خیز ہے، صورتِ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے ایک بار حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد وہ اسی حدیث شریف (کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا ہے وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا) کے معنی میں متفکر رہے اور بیداری میں اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے امیدوار رہے۔ پھر وہ اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس صورت حال سے انکو آگاہ کیا۔ حضرت میمونہ وہ آئینہ اُٹھا لائیں کہ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرۂ اقدس دیکھا کرتے تھے۔ اور حضرت ابنِ عباس کو دیکر فرمایا کہ اس میں دیکھو۔ حضرت ابنِ عباس نے جب اس آئینہ میں دیکھا تو حضورؐ کی صورت الور نظر آئی۔ انکی اپنی صورت اس آئینہ میں نظر نہیں آتی تھی۔ سالکینِ طریقت کے لئے یہ چیز تعجب افزا نہیں اسلئے کہ رابطہ کا سلسلہ جب قوی ہو جاتا ہے اور سالک جب فنا فی الشیخ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے تو اُس کو اپنی صورت و گیا ہر چیز میں شیخ کی صورت نظر آتی ہے۔

درو دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق　　　ہر کجا می نگرم روئے ترا می بینم

میرے ایک پیر بھائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جو صاحب نسبت تھے اور بڑی کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے وہ بیان کرتے تھے کہ اب بفضلہٖ تعالیٰ میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ جب درود شریف پڑھتا ہوں تو عیاناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ آپ تبسم فرما رہے ہیں۔

یہ دلفگار رتبہ روزگار اپنا بھی ایک واقعہ لکھتا ہے۔ تحدیثِ نعمت کے لئے اور اس خیال سے کہ برادرانِ اسلام کی شعلہ شوق کو اور بھڑکا دے ورنہ میں تو من آنم کہ من دانم کا مصداق ہوں۔

کجا ما و کجا زنجیرِ زلفش　　　عجب دیوانگی کاندر سر افتاد

ہاں وہ رؤف و رحیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلامانِ غلاماں اور ادنیٰ ترین امتی پر بھی نظر رکھتے ہیں اور وابستگان دامنِ اقدس کے ہاتھوں کو جھٹک نہیں دیتے۔

من آن خاکم کہ ابرِ نوبہاری　　　کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم　　　چو سوسن شکر لطفش کے توانم

میں کوئٹہ کے مکان کے اس کمرہ میں رہتا تھا کہ جس کو حضرت مرشدی و مولائی رحمۃ اللہ علیہ نے راتوں کی تاریکیوں میں قیام لیل اور ذکر و فکر سے بقعۂ نور بنا دیا تھا۔ کہ مجھے ایک دن بخار ہوگیا۔ ظہر کے وقت کچھ ہمسایہ لوگ مزاج پرسی کے لئے میرے

پاس آئے۔ میں زمین پر لیٹا تھا سامنے دروازہ کھلا تھا۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے اندر آکر کھڑے ہو گئے۔ مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا حضور کے رعب سے میں کانپ رہا تھا اور غایت اشتیاق سے بے اختیار رو رہا تھا۔ نہایت ادب سے حضورؐ کی طرف آہستہ آہستہ کھسکتا تو جاتا تھا لیکن یہ تاب و توانائی نہیں تھی کہ کھڑا ہو جاؤں میں نے عرض کیا کہ حضورؐ اس اپنے ادنیٰ ترین غلام کے پاس آپؐ کیسے تشریف لائے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ابھی ابھی بشیر نے تمہارے سلام پہنچائے اور تمہاری سفارش کی تو ہم تمہیں دیکھنے کے لئے اور تمہاری مزاج پرسی کے لئے آگئے۔ میں اسی رونے کی حالت میں نہایت عجز و زاری سے عرض کرتا ہوں کہ حضورؐ مجھے اجازت دیجئے کہ میں قدم بوسی کروں اور آپکے دستِ اقدس چوموں۔ تو حضورؐ تبسم فرما کر فرماتے ہیں کہ ابھی تم جس عالم میں ہو اس میں یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضورؐ نے دیدار الٰہی جلّ شانہٗ کے شرف سے مشرف فرمایا۔

اس اثناء میں کچھ اور باتیں بھی ہوئیں کہ کچھ تو صحیح طور پر حافظہ میں محفوظ نہیں اور کچھ بیان میں نہیں آسکتیں۔ یہ جو کچھ دیکھا بیداری میں دیکھا۔ سرخوشی یا بیخودی تو ضرور تھی لیکن نیند ہرگز نہ تھی۔ لطف یہ کہ جو لوگ پاس بیٹھے تھے انہوں نے میری تو سب باتیں سنیں اور

میری گریہ وزاری و حرکات و سکنات کو تو برابر دیکھتے رہے لیکن نہ انہوں نے حضورؐ کو دیکھا اور نہ حضورؐ کی باتیں سُنیں۔ حالانکہ میں نے خود برئ العین دیکھا اور باتیں سُنیں۔ میں نے اس واقعہ کا دن، تاریخ اور وقت اپنے جیبی کتابچہ میں لکھ لیا۔ حاجی بشیر صاحب جن کو حج جاتے وقت میں نے صلوٰۃ و سلام اور مواجہہ شریفہ میں دُعا طلبی کے لئے کہا تھا، جب وہ سفر حج سے مراجعت فرما ہوئے تو پہلی ملاقات میں میں نے انتہائی منت پذیری سے ان کو یہ واقعہ سنایا اور کہا کہ آپ کی سفارش کی وجہ سے مجھے یہ نعمت نصیب ہوئی جسکا وقت یہ تھا اور یہ دن تھا۔ فوراً وقت انہوں نے اپنا جیبی کتابچہ نکال کر مجھے دکھایا کہ مواجہہ شریفہ میں پہلی بار عین اسی وقت اور اسی دن میری حاضری ہوئی تھی اور میں نے تمہارے صلوٰۃ وسلام پہنچائے تھے اور دُعا طلبی کی تھی۔ یہ معلوم کرکے اس واقعہ کی صحت کی مزید تائید و تقویت ہوئی۔

در راہ دوست فاصلہ قرب و بعد نیست ‎ ‎ ‎ می بینمت عیان و دُعا می فرستمت

منامی واقعات کی تائید و تصدیق کی بھی عجیب صورتیں ہوئی ہیں اس سلسلہ میں حضرت مظہر جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اکابر مجددیہ میں سے ہیں اپنا واقعہ لکھتے ہیں۔ جو بڑا دلکش اور پیارا ہے۔ قارئین کی ضیافت طبع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کے جمال جہان آرا کے دیدار سے مشرف ہوا

معلوم ہوتا ہے کہ میں حضور کے آغوشِ اقدس میں لیٹا ہوا ہوں اور حضور کا روح افزا سانس مجھے پہنچ رہا ہے۔ اس حالت میں مجھے پیاس لگی اور سرہند شریف کے پیرزادے جو وہاں موجود تھے، حضورؐ نے اُن میں سے ایک کو پانی لانے کے لئے کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے پیرزادے ہیں۔ فرمایا میرے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ پھر وہ پانی لائے اور میں نے سیر ہو کر پیا۔ میں نے عرض کیا حضورؐ آپ حضرت مجدد الف ثانی (قدس سرہٗ) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ "ان کا مثل میری اُمت میں اور کون ہے" میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کی نظر اقدس سے ان کے مکتوبات گزرے ہیں فرمایا اگر کچھ یاد ہو تو پڑھو۔ میں نے مکتوبات شریف کی یہ عبارت پڑھی "اَللّٰہُ تَعَالٰی وَرَاءُ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءُ الْوَرَاءِ" آپ نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ اور بڑا لطف لیا۔ فرمایا پھر پڑھو۔ میں نے پھر وہ عبارت پڑھی۔ پھر اس سے بھی زیادہ آپؐ نے تحسین فرمائی۔ یہ حالت کافی دیر تک رہی۔

اس رات کی صبح کو ایک عزیز ہمارے یہاں آئے اور کہنے لگے کہ میں نے رات کو خواب دیکھا ہے۔ تم آپنے آج رات بہت ہی عمدہ خواب دیکھا ہے۔ وہ کیا خواب ہے۔ میں نے اپنا یہ خواب ان سے بیان کیا۔ بہت متعجب ہوئے۔ حضرت مظہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ حضورؐ کی صحبت اور آپؐ کے سانس اقدس کی

وجہ سے میں اپنے آپ کو سراپا نور پاتا تھا اور اس خواب کی کیفیت کی وجہ سے کہ جو بیداری سے بہتر تھا کتنے دن تک پیاس اور کھانے کی خواہش بالکل نہیں رہی۔

اس سلسلہ میں بزرگانِ دین نے بعض درود شریف اور بعض وظائف بتلائے ہیں۔ جن کو اگر حسنِ عقیدت سے پڑھا جائے۔ تو یہ نعمت عظمٰے حاصل ہوتی ہے۔ اپنے دینی بھائیوں کے فائدے کے لئے وہ لکھے جاتے ہیں۔ اس امید پر بھی کہ جس کسی خوش نصیب کو یہ دولت مل جائے وہ اِس اُمیدوار مغفرت غفار جل مجدہ وشفاعت سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کو حسنِ خاتمہ کی دُعا میں یاد رکھے۔

جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ مندرجہ ذیل طریقے لکھتے ہیں۔

جو شخص طہارت سے یہ درود شریف کثرت سے پڑھیگا۔ وہ یہ سعادت پائیگا۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ۔

۲۔ اسی طرح اس درود شریف کی بھی یہی خاصیت ہے :۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔ ۱۲

جمعہ کے دن جو شخص ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھیگا۔ اس کو زیارت فیض بشارت کی نعمت بھی حاصل ہوگی اور جنت میں اپنا مقام بھی دیکھ لے گا۔ بہر حال پانچ جمعہ تک جو شخص پڑھیگا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کچھ دیکھے گا کہ جس سے اسکو بڑی مسرت ہوگی۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ ۱۲ ۔ "مفاخر الاسلام"

جمعہ کی شب جو شخص دو رکعتیں نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیتہ الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک سو بار یہ درود شریف پڑھے۔

۴ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر اس کے نصیب میں ہوگا۔ تو تین جمعہ نہیں گزرنے پائیں گے کہ اس کو یہ دولت مل جائے گی۔ اکثر فقراء نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

۵۔ جو شخص شب جمعہ دو رکعتیں نفل پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد

ایک ہزار بار پڑھے ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔ اُمید ہے کہ وہ ضرور خواب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ان طریقوں میں سے کسی طریقہ پر عمل کرنے کے بعد پاک بستر پر لیٹ جائے اور اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے دے کر یہ دعا پڑھے اور سو جائے تو ان شاء اللہ تعالےٰ ضرور اپنی مراد پائے گا۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَۃً تُقِرُّ بِھَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

شرعۃ الاسلام میں رکن الاسلام شیخ محمد بن ابی بکر کہتے ہیں۔ کہ جس کو حضور کی زیارت کا اشتیاق ہو اس کو چاہیے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرے اور یہ دعا بھی پڑھتا رہے ۔ تو اسکی امید بر آئے گی۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اِقْرَأْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ۔

۸۔ شرح شرعۃ الاسلام میں سید علی زادہ لکھتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے منقول ہے کہ عشا کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ والضحیٰ ۔ الم نشرح ۔ انا انزلنا ۔ اذا زلزلت ۔ ایک ایک بار پڑھے۔ سلام کے بعد ایک سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ، ایک سو بار درود شریف اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم بھی ایک سو بار پڑھے تو خواب میں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوگی۔

۹۔ شب جمعہ دو رکعتیں پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار آیتہ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھے۔ ہر شب اسی پر عمل کرے۔ دوسرے جمعہ تک اس کا مقصد پورا ہوگا۔

۱۰۔ بزرگوں سے ایک نماز منقول ہے جس کو صلوٰۃ الجبیر کہا جاتا ہے اور اس کو امام حافظ نسفی نے کتاب فضائل الاعمال میں نقل کیا ہے کہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھی جائیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار ، سورۃ انا انزلنا دس بار پڑھے اور رکوع سے پہلے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ پھر رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنے کے بعد تین بار تسبیح مذکور پڑھے پھر قومہ میں کھڑے ہو کر تین بار تسبیح مذکور کہے پھر سجدہ میں

تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد پانچ بار تسبیح مذکور پڑھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان تسبیح نہیں پڑھی جائے گی اسی طرح سے باقی تین رکعتیں بھی ادا کی جائیں گی۔ پھر سلام کے بعد سورۃ انا انزلنا دس بار پڑھ کر تسبیح مذکور ۳۳ بار پڑھے اور یہ دُعا پڑھے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَاھُوَ اَھْلُہٗ
حافظ نسفی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ صلوٰۃ الجبر پڑھے گا۔ وہ ضرور حضور کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ اس کی حاجتیں پوری ہونگی اور اسکے گناہ بخشے جائیں گے۔

۱۱۔ شب جمعہ جو شخص سورۃ قریش ایک ہزار بار پڑھے اور باوضو سو جائے اس کے سارے مقاصد پورے ہونگے اور حضور کا دیدار اس کو نصیب ہوگا۔ یہ مجرب ہے۔

۱۲۔ حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کے مندرجہ ذیل اشعار پانچ شب جمعہ اوّل و آخر درود شریف درمیان میں اکتیس بار پڑھے جائیں تو اُمید ہے کہ اس کو زیارت ہو جائیگی۔

نسیما جانب کوئش گزر کن | بگو آن نازنین شمشاد مارا
بہ تشریف قدوم خود زمانے | مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے پا بوس تو اسباب شادی | نشاید خاطر ناشاد مارا

۱۳۔ شیخ ادریس انصاری لکھتے ہیں کہ پہلے دوگانہ نفل ادا کرے سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں پچیس پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے

اس کے بعد اسی طرح قبلہ رُخ بیٹھے ہوئے ستر بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو مشتاقِ زیارت کا امید ہے کہ اشتیاق پورا ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَ لِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ اَلْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

اس دولتِ بے بہا کے حصول کیلئے چند امور کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) دل میں شوقِ زیارت کا غلبہ اور سچی طلب ہو۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سُنتوں کے اتباع کا اہتمام ہو۔

(۳) طہارتِ ظاہری کے ساتھ باطنی پاکیزگی کا پورا خیال رکھا جائے۔ اخلاقِ ذمیمہ۔ جھوٹ۔ چغلی۔ غیبت۔ حرص۔ حسد۔ بغض۔ تکبر سے پرہیز کیا جائے۔

(۴) اکلِ حلال و صدقِ مقال کا دھیان رہے بلکہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں اور بلا ضرورت فضول باتیں نہ کی جائیں۔ اور خوشبو کا استعمال کیا جائے اور بدبودار چیزوں سے اجتناب رہے۔

(۵) وظیفہ اور سونے کے صاف سفید مخصوص کپڑے ہوں۔
حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی زیارت سے تو اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ہی فیضیاب ہوئے۔ (جن کی بدولت ان کا درجہ اولیاءاللہ سے چاہے وہ کتنے ہی عظیم المرتبت ہوں بلند و بالا ہوا) ان کے بعد بعض خوش نصیب حضرات کو یہ نعمت نورِ باطن و تصفیہ قلب کی وجہ سے کشفی طور پر حاصل ہوتی ہے اور بعض اپنی ذاتی جد و جہد سے بعض اعمال کے ذریعے سے منامی طور پر یہ سعادت پاتے ہیں۔ "قومے بجد و جہد گرفتند وصلِ دوست" کے اصول پر اس سلسلہ کے چند مجرب اعمال لکھے گئے ہیں۔ تاکہ ہم کم نصیب جس عہد سعادت سے بہت دور رہ گئے ہیں۔ اگر ان کی طرح اپنی آنکھوں سے جمالِ جہاں آرا کا مشاہدہ نہیں کرسکتے۔ جس کی وجہ سے وہ سب سے اعلیٰ و افضل قرار پائے تو کم ازکم کشفی طور پر یا خواب میں ہی زیارت کرلیں۔ ؎

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب — بوئے گل را از کہ جوئی از گلاب

عبدہٗ محمد ہاشم مجددی عفی عنہٗ

۵ رشوال ۱۳۸۹ھ ۔ کوئٹہ

(اسلامیہ پریس۔ کوئٹہ)